اگر سب دشنام اور دھینگا مشتی بھی رہنمایانِ قوم کا سیاسی عمل ہے تو قومی اخلاق کا خدا حافظ؛ مگر اس سے ہرگز کوئی عمدہ فصل تیار نہیں ہوگی زبان کی دشنام سے آلودگی اور سخت و سنگلاخ الفاظ سے قومی معاملات کبھی حل نہیں ہونے جب قومی رہنما بھی جذبات، سفلی حرکات سے مغلوب ہوکر اندھے ہو جائیں جب وہ دماغ کے بجائے پیٹ سے سوچنے لگیں تو پھر ملکی مستقبل بھی خدا کے حوالے، ٹھوس پارلیمانی کاروائی، مثبت سیاسی سوچ اور گفتگو، قومی ترقی اور ملکی تعمیر کے لیے مفید ترین قانون سازی پر کون ایسا بدبخت ہے جو نکیر کرے۔

مگر گالی گلوچ، ہاتھاپائی، مارکٹائی اور باہم دست و گریبان ہونا تو ہے ہی مذموم، طعن و طنز بھی کمزور انسانوں کی بیمار زبانوں کا ہذیان ہے —— جس عہد میں اس ذہنیت و کردار کے لوگ اقتدار کے حاشیہ میں ہوں یا پارلیمنٹ کے کسی زاویہ میں، اس عہد کے تاریخ کے ورق زیادہ تر سیاہ ہی رہتے ہیں اور اس سے جو مزاج بنتا اور جو تاریخ رقم ہوتی ہے اس سے قومی اور ملی مزاج کی نفی ہوتی ہے۔

واشنگٹن ۴ دسمبر۔ امریکی محکمہ دفاع میں ۳ دسمبر کو ایک تقریب کے دوران کیپٹن عبدالرشید محمد کو امریکی مسلح افواج کی تاریخ کا پہلا اسلامی چیپلین (CHAPLAIN) امام مقرر کیا گیا عبدالرشید محمد مقامی امام کی حیثیت سے کردار ادا کریں گے امریکی فوج نے مسلمان چیپلین (امام) کے تقرر کے سلسلے میں خاصے عرصے تک کام کیا ہے ج ایک منصوبے کی تکمیل ہوئی ہے فوج میں فی الوقت ایک امام ہے لیکن ابھی مزید تقرر کیا جائے گا امریکی بحریہ یں بھی جلد پہلے امام کا تقرر کیا جائے گا عبدالرشید محمد سنی مسلمان ہیں اور ۱۹۷۸ء سے امام کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ (فکر و نظر ۵ دسمبر امریکی شعبہ اطلاعات اسلام آباد کا خبرنامہ)

بالآخر فاتح تہذیب اور اس کے علمبرداروں نے دین اسلام کی حقیقت پر مبنی اور ابدی و آفاقی تعلیمات کے سامنے عملاً اپنی شکست تسلیم کرلی۔ مغربی سوسائٹی میں زوال و انحطاط اور ان کے ذہنی و فکری افلاس کی ابتدائی علامتیں اور آثار واضح ہونے لگے ہیں اس کے صالح اور تعمیری اجزاء کے بجائے انسانیت دشمن اور تخریبی اجزاء اب کسی سے اوجھل نہیں رہے تہذیبِ مغرب کے قلب و نظر کا فساد جو اس کی خصوصیت و امتیاز ہے درحقیقت اس کی روح کی آلودگی و ناپاکی کا مظہر ہے ؎

فساد قلب و نظر ہے فرنگ کی تہذیب　　کہ روح اس کی مدنیت کی رہ سکی نہ عفیف
رہے نہ روح میں پاکیزگی تو ہے ناپید　　ضمیر پاک و خیال بلند و ذوق لطیف

جس کا نتیجہ ان کے باطن اور افراد کے قلوب کی وہ بے نوری اور زندگی کی وہ بے کیفی ہے جو اس تہذیب پر بری طرح مسلط ہے اس۔ اس کو ایک مشینی و مصنوعی رنگ دے کر روحانی قدروں سے اس کا رشتہ

منقطع اور خدا کی رحمت سے دور کر دیا۔

جس تہذیب کی بنیاد لادینیت اور خمیر مذہب دشمنی تھی۔ جس کو مذہب و اخلاقیات سے بیر تھا جو روحِ ابراہیمی سے متنفر، مادیت کے معبودانِ باطل کی پرستار اور ایک نئے بت خانے کی معمار تھی۔ ایک امام کے تقرر سے اب وہ سومنات اذان و اقامت سے گونج گا اور اس کے ایک ایک ذرہ سے اعلاء کلمۃ الحق کے نئے عمارتیں کھڑی کی جائیں گی۔

جس تہذیب کا شیوہ، غارت گری اور آدم دری تھا جس کا مشغلہ و مقصد، تجارت اور سوداگری تھا اس دنیا کو اس سے امن و سکون اور بے غرض محبت اور خلوص کی دولت نصیب ہونے والی ہے کہ امام کے تقرر نماز کے قیام کے اہتمام سے اس تہذیب جدید کا نظام تہ و بالا ہونے والا ہے۔

تہذیب مغرب اگرچہ اپنی عمر اور تاریخ کے لحاظ سے جواں سال و نوعمر ہے مگر اپنے غلطیوں، فرسودہ ڈھانچے اور بنیادی کمزوریوں کی وجہ سے عالم نزع میں گرفتار اور مکمل زوال کے لیے تیار ہے ع

ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیب جواں مرگ

مادی لحاظ سے بظاہر مغربی تہذیب کامیاب تہذیب ہے مگر روحانی پہلو سے دیوالیہ بن چکی ہے اسی چیز نے مغربی نوجوانوں کو ہپی بنا لیا ہے اور وہ مشینی زندگی اور مادی تہذیب کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں بالآخر امریکی حکام اور ارباب بست و کشاد نے بھی اس حقیقت کو بھانپ لیا ہے کہ خوشحالی اور تن آسانی کا ہر سامان مہیا ہونے ہوئے انہیں بھی محسوس ہونے لگا ہے کہ زندگی ضائع ہو رہی ہے ان کے سامنے اب تک زندگی کا کوئی مفہوم اور ہدف ہی نہ تھا۔

موجودہ صنعتی تہذیب اور روس کے زوال کے بعد عظیم سیاسی غلبہ بھی انکو باطنی پریشانی کے سوالوں کا جواب دینے سے قاصر ہے وہ یہ نہیں جانتے کہ ہم کون ہیں کہاں سے آئے ہیں ہمارا پیغام کیا ہے اور بالآخر ہم نے کہاں جانا ہے ——— بالآخر انتہائی بے چینی، سرکشی، اضطراب، تلاش بسیار نے ان کو دین سے آزاد، بے نیاز اور بے راہ رکھ کر مذہب کی طرف جھکا ڈھا دیا ان کو اپنے سوالوں کا جواب مذہبی تعلیمات اور قواعد و احکام کے احیاء میں ملنے لگا ——— جس تہذیب نے دین و اخلاق کی نگرانی اور خوف خدا کی رفاقت کے بغیر تسخیرِ کائنات کا جو نازک سفر شروع کیا تھا اس کی کامیابیوں نے خود اس تہذیب کے وجود و بقا کو خطرہ میں ڈال دیا ہے اور اب وہ خود اپنی آگ میں جل کر خاک ہونے کے مرحلہ میں ہے ؎

وہ فکر گستاخ جس نے عریاں کیا ہے فطرت کی طاقتوں کو
اسی کی بے تاب بجلیوں سے خطر میں ہے اس کا آشیانہ